



## سوال

(268) تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم علمائے دین! مندرجہ ذیل مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح قرآن ختم ہونے پر کوئی کھانے پینے کی چیز یا مٹھائی تقسیم کی تھی، یا کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی یا اسلف صاحبین میں سے کسی نے ایسا کیا تھا؟ اگر یہ کام خیر القرون میں ہونا ثابت ہے تو ہمیں کتاب کا نام، جلد، صفحہ اور مطبع سے مطلع فرمائیں۔ اگر ثابت نہیں تو ہمیں بادل لیل بتائیں کہ کیا یہ کام شرعاً جائز ہے جب کہ وہ پابندی سے کیا جائے اور یہ کام کرنے والا کھانے پینے کی اس چیز کو یا اس مٹھائی کو تبرک سمجھتا ہو؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہماری معلومات کی مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی، تابعی یا امام سے یہ ثابت نہیں کہ جب وہ تراویح میں قرآن مجید ختم کرتے تھے تو کھانے پینے کی چیز یا مٹھائی تقسیم کرتے تھے اور اس کام کو التزام سے ادا کرتے تھے۔ بلکہ یہ نئی ایجاد شدہ بدعت ہے۔ کیونکہ یہ ایک عبادت کے بعد عمل میں لائی جاتی ہے اور اس عبادت کی وجہ سے اور اس کے وقت کے مطابق کی جاتی ہے اور دین میں ایجاد ہونے والی ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ اس سے شریعت پرنا مکمل ہونے پر الزام لگتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أَلَيْسَ لَكُم مَّا كُنْتُمْ لَكُمْ وَنِعْمَكُمْ وَأَنْتُمْ عَلِيمُونَ لَقَدْ نَعَيْتُمْ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔“ (المائدہ: ۵/۳)

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”ہمیں رسول اللہ نے ایسا وعظ فرمایا کہ اس سے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ ہم نے عرض کی: یا رسول! یوں لگتا ہے کہ یہ الواوہ کسے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہمیں کوئی (خاص) وصیت فرمائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَوْ صِيَكُمْ بِشَوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا جَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَدِيَ فَسِيرِي اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمُهَدِّدِينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسُّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِنَا كُمْ وَجْهَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَرِّمَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

”میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سن کر مان لینے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے۔ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا بہت اختلاف دیکھے گا۔ لہذا میری سنت پر اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، (بلکہ) داڑھوں سے پکڑ کر رکھنا اور نئے نئے کاموں سے بچنا، کیونکہ



ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي الدِّينِ مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ زَعَمٌ أَنَّ مُحَمَّدًا خَانَ الرِّسَالَةَ))

”جو شخص دین میں بدعت جاری کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں (نہو ذبا للہ) خیانت کی ہے“

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتُمْتُمْ عَلَيَّمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا

’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔‘ (المائدہ: ۵/۳)

لہذا جو چیز اس وقت دین میں نہیں تھی وہ آج بھی دین بند سکتی۔ لیکن اگر کبھی کبھی یہ کام ہو جائے اور اسے لازمی نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، ركن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن عدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 306

محدث فتویٰ